Journal of World Religions and Interfaith
ISSN: 2958-9932 (Print), 2958-9940 (Online)
Vol. 4, Issue 1, Spring (January-June) 2025, PP. 165-179
HEC Recog. no. 2(27)HEC/R&ID/RJ/24/630, Date: 16/4/2025
HEC:https://www.hec.gov.pk/english/services/faculty/journals/Documents/List%20of%20national%20journals%20on%20web-1.pdf
Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih
Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/issue/view/240
Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3829
Publisher: Department of World Religions and Interfaith Harmony, the Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title Commends of the Grave in the Semitic Religions

Author (s):
Hafiza Aqsa khan
BS Research Scholar, Institute of Islamic Studies
University of the Punjab, Lahore
Dr. Sadia Gulzar
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies
University of the Punjab, Lahore

Received on: 06 May, 2025
Accepted on: 15 June, 2025
Published on: 30 June, 2025

Citation: Hafiza Aqsa khan, & Dr. Sadia Gulzar. (2025). Commends of the Grave in the Semitic Religions. *Journal of World Religions and Interfaith Harmony*, *4*(1), 165–179. Retrieved from https://journals.iub.edu.pk/index.php/jwrih/article/view/3829

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Journal of World Religions and Interfaith Harmony by the Department of World Religions and Interfaith Harmony is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

JWRIH 04:01 (2025) pp. 165-179 ISSN: 2958-9932

سامی ادیان میں احکام قبر کی تعلیمات

Commends of the Grave in the Semitic Religions

Hafiza Aqsa khan
BS Research Scholar of World Religions
Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakisatn

Dr. Sadia Gulzar
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies
University of the Punjab, Lahore, Pakistan
Email: sadia.is@pu.edu.pk

Abstract

Life is the name of coming into this world and death is the name of coming back from this world. The short time between coming and going, which we all have, is precious. The grave is the last house of the world and the first door of the house of the hereafter. The study of the doctrines of the grave is an important subject in the Semitic religions. History has shown that the grave has been associated with the nations of the past. Judaism and Christianity believe in death but have no idea of life in grave and at the same time there are many false beliefs which are considered as polytheism in Islam. According to these religions, a grave is just a name for burying a person and being buried in the dust. Islam teaches man about the grave and all beliefs about the grave. Grave life is called Barzaq. The purpose of this research paper is to provide a comparison of commands of graves in Semitic religions. The research paper followed descriptive and analytical methods.

Keywords: *Semitic Religions, Death, Commands, Grave, Barzaq.*

یہ دنیاوی زندگی ایک سفر ہے جو عالم بقاء کی طرف رواں دواں ہے۔ انسان کی روح کو وجود بخشا گیا اور اس کو دنیا میں بھیج دیا گیا۔ انسان کے عارضی ٹھکانے کو عالم دنیا اور اسی طرح اس کے مرنے کے بعد قیامت تک کے لیے جس مقام پر اس کی روح کو ٹھہرایا جاتا ہے اسے عالم برزخ کہتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں واضح انداز میں یہ بتایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد قیامت تک کے لیے انسان کا مسکن قبر ہے اور برزخی زندگی میں قبر میں اس کے ساتھ کیا احوال پیش آتے ہیں۔ وقت مقررہ پر قیامت برپا ہو گی اور لوگوں کو ان کی دائمی زندگی سے ہمکنار کیا جائے گا۔

انسانی تہذیب میں لاتعداد مذاہب اور اخلاقی نظام موجود ہیں۔یہودیت عیسائیت اور اسلام ایسے مذاہب ہیں جو کہ دنیا کے کونے کونے میں پائے جاتے ہیں۔سامی ادیان میں احکامِ قبر کی تعلیمات کا مطالعہ ایک اہم موضوع ہے۔مرنے کے بعد انسان کی لاش جہاں دفن کی جاتی ہے اس جگہ کو قبر کہتے ہیں۔چونکہ انسانی جان کے احترام کے پیشِ نظر اسلام نے میت کو زمین میں دفنانے کی تعلیم دی ہے اس لیے عام طور پر قبر اس زمینی گڑھے کو کہا جاتا ہے جس میں مردے دفنائے جاتے ہیں۔علامہ وحید الزماں کے نزدیک قبر کی تعریف:القبر جمع قبور مردے کو دفن کرنے کی جگہ۔[1]میت کو چھپانے کی جگہ مردہ انسان کا مدفن جہاں میت کو دبا کر کر آنکھوں سے اوجھل کر دیا جائے۔[2]امام راغبؒ کے نزدیک:قبر کے معنی میت کے دفن کرنے کی جگہ ہے۔[3]سامی ادیان میں احکام قبر کا جائزہ ذیل میں اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔

یہودیت میں احکام قبر

یہودیت میں زندگی کی حفاظت کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔موت کا تصور دیگر تمام ترجیحات اور مشاہدات پر فوقیت رکھتا ہے۔لہٰذا موت کو حقیر نہیں سمجھا جاتا۔موت کو زندگی کا ایک حصّہ اور خدا کے منصوبے کے ایک حصّے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ قدیم یہودیت میں مردوں کو دفنایا نہیں جاتا تھا جیسا کہ زبور میں بیان ہوتا ہے:"انہوں نے تیرے بندوں کی لاشوں کو آسمان کے پرندوں اور تیرے مقدسوں کے گوشت کو زمین کے درندوں کی خوراک بنا دیا تھا۔"[4]بعد میں یہودیت میں مردے کو دفنایا جانے لگا۔

یہودیت میں یہودی کی موت کے بعد اس کی آنکھیں بند کر کے جسم ڈھانپ کر فرش پر رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی شمعیں روشن کر دی جاتی ہیں۔جسم احترام کی علامت کے طور پر تنہا نہیں چھوڑا جاتا اور جسم کے قریب کھانے پینے کی ممانعت ہوتی ہے۔یہودی قانون کے مطابق لاش کی موجودگی ناپاکی کا باعث ہے۔جو لوگ گھر میں داخل ہوتے ہیں ان کے لیے ہاتھ دھونا ضروری ہوتا ہے چاہے اس نے مردے کے جسم کو ہاتھ نہ بھی لگایا ہو۔[5]

---

[1] قاسمی وحید الزماں، کیرانوی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، ص:1268

[2] اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1987ء، ج1:ص 243

[3] راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، اہل حدیث اکادمی، لاہور، ج2، ص 821-820

[4] زبور 2:79

[5] Giblin, Paul, and Andrea Hug, The Psychology of Funeral Rituals. Liturgy 21.1(2006),pp. 11_19

غسل کے لیے یہودی برادیوں کے رضاکاروں کا ایک خاص گروپ مقدس معاشرے (شیورا کرڈیشہ) ہے جس کا کام مردوں کی دیکھ بھال کرنا ہے۔ یہودی رواج کے مطابق جسم دھونے اور تدفین کی تیاری کے ذمہ دار ہیں۔ غسل کے وقت شیورا کرڈیش اپنی مقدس کتاب کی تلاوت جاری رکھتا ہے۔ غسل میں کم از کم ایک گھنٹہ لگتا ہے اور مرحوم کی عزت کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

کفن میں سادہ سفید لباس پر زور دیا جاتا ہے۔ میت کے ہاتھوں، پیروں اور جبڑوں کو لینن کی پٹیوں سے باندھ دیا جاتا ہے اور میت کو تابوت میں رکھ دیا جاتا ہے۔ عام طور پر یہودیوں میں تابوت اندرونی یا بیرونی زینت کے بغیر لکڑی کا سادہ صندوق ہوتا ہے تاکہ دولت مند اور غریب کا فرق نہ کیا جاسکے۔ تابوت کے نچلے حصّے میں ڈرل سے سوراخ کر دیتے ہیں تاکہ لاش زمین سے براہ راست رابطے میں آجائے۔[6]

یہودی جنازے کی خدمات میں عام طور پر بہت ساری رسومات قوانین اور رواج شامل ہوتے ہیں۔ روایتی طور پر یہودی جنازہ موت کے چوبیس گھنٹوں کے اندر ہوتا ہے کیونکہ یہ میت کے احترام کی علامت ہے۔ اوسطاً یہودی کا جنازہ تقریباً 20 منٹ تک جاری رہتا ہے لیکن ساٹھ منٹ تک جا سکتا ہے۔ جنازہ میں شامل ہونے کے لیے مردوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے سروں کو ڈھانپیں۔ یہودیوں کے جنازے میں لوگوں کا سیاہ لباس پہننا عام بات ہے۔ یہودیوں میں سینیچر (ہفتے) کے دن کو مقدس سمجھا جاتا ہے اس لیے تدفین کبھی بھی سبت کے دن نہیں ہوتی۔[7]

قدیم یہودی قانون کا تقاضا ہے کہ تدفین کی جگہ قریبی کا فاصلہ کم از کم 25 میٹر کا ہونا چاہیے۔ قبر کی گہرائی کم از کم 40 انچ ہو۔ گھر سے فاصلہ کم از کم 50 گھنٹے کا ہو۔ زمین سے اوپر کی تدفین سختی سے منع ہے۔ قبر پر گھاس یا پھول لگانے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ یہودی تدفین بنیادی طور پر حمد، دعا اور مذہبی تلاوت پر مشتمل ہوتی ہے۔ قبرستان کی آخری رسومات اس طرح ادا کی جاتی ہیں کہ تابوت کو قبر پر لایا جاتا ہے، تلاوت نماز کی جاتی ہے اور تابوت کو نیچے کیا جاتا ہے۔ قبرستان کی دعائیں پڑھی جاتی

[6]Rohaytyn Jewish Heritage, Registered Ukrainian, https://rohatynjewishheritage.org/en/culture/death-burial- mourning/ retrieved 24.05.2021
[7]Funeral partners Ltd, Registered Nottingham,NGI,https://www.funeralpartners.co.uk/help advice/arranging-a- /types -of-funerals/Jewish-customs/ retrieved 24.05.2021

ہیں۔ایک یادگار نماز کادش پڑھی جاتی ہے۔کنبہ کے افراد سے تابوت کو قبر میں رکھنے میں مدد دیتے ہیں اور تابوت کو مٹی سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔[8]

قبر کا پتھر عام طور پر قبر کے سر پر رکھا جاتا ہے جو کہ قبر کی نشاندہی کے لیے ہوتا ہے یہ پتھر گرینائٹ سے بنایا جاتا ہے۔قبر کے پتھر پر انسان کی شکل تراشنا یا نقش کرنا اور کسی بھی طرح کی تصویر بنوانا ممنوع ہے۔قبرستان پر لکھنے کے لیے صرف عبرانی زبان کا استعمال کرنا بہتر ہے۔روایتی طور پر مرنے والے کا عبرانی نام،والد کا نام،پیدائش وموت کی تاریخیں لکھی جاتی ہے۔یہودیوں کے نزدیک پتھر روح کو تسکین دیتے ہیں۔پتھر پھولوں کے برعکس مرتے نہیں ۔قبرستان سے واپسی پر سب زائرین اپنے ہاتھ دھوتے ہیں۔[9]

یہودیت میں قبرستان کا بھی احترام کیا جاتا ہے۔عبرانی زبان میں قبرستان کو بیٹ یاقبروں کا مقام کہا جاتا ہے۔یہودی روایت کے مطابق قبرستان ایک عبادت گاہ سے بھی زیادہ مقدس مقام ہے۔لہذا یہودی رسم ورواج،خوشی،کھانے پینے،غیر ضروری گفتگو،موسیقی اور دیگر تفریحات کے لیے قبرستان کے میدان کے استعمال سے گریز کرتے ہیں۔[10] قدیم یہودیوں میں یہودی مردہ کی قبر کا بڑا لحاظ کرتے تھے۔اس سے زیادہ مصیبت اور کوئی نہیں سمجھی جاتی تھی کہ اس کے گاڑنے کو جگہ نہیں ملتی تھی۔یہودیوں کے قبرستان باغوں،کھیتوں اور پہاڑوں کے پہلوؤں میں ہوتے تھے۔امیروں کی قبریں بڑی شان وشوکت سے یادگار بنائی جاتی تھیں۔[11]

عیسائیت میں احکام قبر

مردے کی تجہیز و تکفین کے حوالے سے انجیل میں بھی تعلیمات ملتی ہیں۔انجیل متی میں اس بارے میں لکھا ہے:"اور یوسف نے لاش کولے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا اور اپنی نئی قبر میں جو اس نے چٹان میں کھدوائی تھی رکھا۔پھر وہ

---

[8]Zalman Goldstein, Cemetery,Grave, and Tombstone in Judaism https://www.chabad.org/library/articlecdo/aid/367846/Jewish/cemetery-Grave-and-Tombstone-in-judaism.htm retrieved 23.05.2021

[9]https://www.burialplanning.com/resources/religious-funerals-guide/Jewish-funeral-guide retrieved 24.05.2021

[10]https://rohaytynJewishheritage.org/en/culture/death-burial-mourning/ retrieved 23.05.2021

[11]ٹامس ہاول،یہود کا انتظام وتمدن،امریکن مشن،لکھنو،1878ء،ص:178

ایک بڑا پتھر قبر کے منہ پر لڑ کھڑا کر چلا گیا۔"[12] انجیل یوحنا میں اس طرح سے بیان ہوا ہے: "پس انہوں نے یسوع کی لاش لیکر اسے سوتی کپڑے میں خوشبودار چیزوں کے ساتھ دفنایا جس طرح کے یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور تھا۔"[13]

عیسائی کی موت کے موقعہ پر اس کا جسم سیدھا کر دیا جاتا ہے اور آنکھیں بند کر دی جاتی ہیں۔ قریبی رشتہ دار اور دوست غسل کا اہتمام کرتے ہیں۔ غسل سادہ پانی سے دیا جاتا ہے۔ مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دیتی ہے۔ عیسائیت کے مختلف فرقے ہیں جس کی وجہ سے عیسائیت میں مختلف آداب تجہیز و تکفین ہے۔ کچھ فرقے جسم کو بڑی لینن کی چادر میں لپیٹ دیتے ہیں یہ سفید نو گز کی چادر ہوتی ہے۔ جس کو تین جگہ (گردن، پاؤں اور کمر سے) باندھا جاتا۔[14]

مردہ شخص کے جسم کو نہلانا اور کپڑے پہنانا احترام کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے سے پہلے اسے صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ کچھ فرقے مردے کو نہلانے کے بعد اس کے بہترین لباس میں سے کفن کا انتخاب کرتے ہیں۔ میت کو لے جانے کے لیے تابوت کا استعمال کیا جاتا ہے جہاں اسے ڈھانپے ہوئے اسٹینڈ پر ظاہر کیا جاتا ہے جسے کیٹافالک کہتے ہیں۔ اس شخص کے ہاتھ سینے کے اوپر والے حصے پر رکھ دیے جاتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک دعا کی کتاب یہاں مالا رکھی جاسکتی ہے۔ تابوت کو کھلا یا بند کیا جاسکتا ہے۔ جسم کی نمائش کا مقصد سوگواروں کو اپنے پیارے کی موت کی حقیقت کو تسلیم کرنا ہے۔[15]

ایک مسیحی جنازہ سے پہلے دوست اور کنبے کے افراد سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ دعائیں پڑھتے ہیں، حمد کرتے ہیں اور تسبیح گائی جاتی ہے۔ اسے عام طور پر زندگی کا جشن سمجھا جاتا ہے۔ یہ تقریب عام طور پر متوفی کے گھر، چرچ یا جنازہ گھر میں ہوتی ہے۔[16] موسیقی جنازہ کا ایک اہم عنصر ہے عیسائیوں کے جنازوں میں صرف آدھے گھنٹے کا وقت لگتا ہے۔ جنازے میں شریک لوگ روایتی طور پر کالا لباس پہنتے ہیں جسے سوگ کی علامت سمجھا جاتا ہے۔[17]

---

[12] متی 27: 59-60

[13] یوحنا 19:40

[14] Encyclopedia of Religion and Ethics, Death and disposal of the Dead (Early Christianity), Edinburgh, New York,1908,Vol:4,p.456

[15] Mychelle Blake, Common Christian Funeral Traditions, https://dying.lovetoknow.com/Christian_Burials retrieved 25.05.2021

[16] https://www.funeralpaartners.co.uk/help-advice/arranging-a-funeral/type-of-funerals/christian-funeral/ retrieved 25.05.2021

[17] Christian Funeral: Traditions, Etiquette and What to Expect, By Kate Wight https://www.joincake.com/blog/christian-funeral-what-to-expect/ retrieved 25.05.2021

عیسائیوں میں پہلے پہل ہر خاندان کے اپنے ذاتی مقبرے اور قبرستان ہوتے تھے۔ غاروں میں دفن کرنے کا بھی رواج تھا جس کے آگے کوئی بڑا پتھر جانوروں سے بچانے کے لیے رکھ دیا جاتا تھا۔عیسائی اپنے مقبروں میں سفیدی وغیرہ بھی کرتے تھے۔ عیسائیوں نے یہودیوں کے طریقہ تدفین کو اپنائے رکھا جو مقامی طریقہ تھا۔ اگرچہ عیسائیوں کے دفنانے کی جگہ بہت زیادہ ترقی پا گئی ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عیسائیوں کے تدفینی ادب میں بہت پیچیدگی آچکی ہے۔[18]

تدفین سے قبل مسیحیوں کے پروٹسٹنٹ فرقے میں بائبل پڑھنا عام ہے۔ زیادہ رسمی فرقوں میں یہ کام پادریوں کے ذریعے ہوتا ہے۔ پادری مخصوص قسم کی آیات کی تلاوت کرتے ہیں۔ قبرستان میں کنبہ اور قریبی دوست شرکت کرتے ہیں جس میں پادری صبور اور کلام پاک کا ایک مخصوص حصہ پڑھتا ہے۔ آخر میں کچھ الفاظ اور دعا پیش کرتے ہیں اور لاش کو دفن کر دیتے ہیں۔ کچھ فرقوں میں اس موقع پر یوروکرسٹ منایا جاتا ہے اور زندگی کے آخر میں شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ عیسائیوں کے ہاں قبر کم از کم چار فٹ گہری ہوتی ہے۔ اس میں تابوت رکھا جاتا ہے۔ اوپر سیمنٹ کے تختے اور پھر مٹی ڈال دی جاتی ہے۔[19]

کتاب مقدس میں مردہ جسم کے بارے میں یوں بیان ہوا ہے: "اور خاک سے جاملے جس طرح آگے ملی ہوئی تھی اور روح خدا کے پاس جس نے اسے دیا تھا واپس جاملے"۔[20] اس سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کو دوبارہ مٹی میں مل جانے کے بارے میں بیان ہے جب خاک خاک میں مل جاتی ہے تو زندگی کا وجود باقی نہیں رہتا۔ مسیحی عقیدے کے مطابق جو رحلت کر جاتا ہے اس کی روح خدا کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ قبر کے اندر کے حالات کے متعلق ان کا کوئی عقیدہ نہیں ہے جو بدن خاک میں ہے وہ خاک میں لوٹ جاتا ہے۔ قبر کے تقدیس کے متعلق کوئی عقیدہ نہیں۔ قبر پر جا کر مرے ہوئے شخص کے لیے دعا کرنا، قبر کو دربار اور خوبصورت بنانا یہ بت پرستی کے برابر ہے۔ لہذا کلام مقدس کی روشنی میں قبر کی تقدیس نہیں کرنی چاہیے۔[21]

Jeffery Watson اس کے متعلق لکھتے ہیں: "مسیح کو قبول کرنے سے زمین پر ہی ہماری روحیں محفوظ ہو جاتی ہیں اور جب روحیں ایمانداروں کے بدن سے جدا ہوتی ہیں تو آسمان پر بھی وہ مسیح کے ساتھ رہتی ہیں جہاں پر ان کی ضرورت نہیں"۔[22]

قبروں پر کتبات نشاندہی کے لیے لگائے جاتے ہیں اور ان پر مختلف علامت بنائی جاتی ہیں۔

---

[18] Encyclopedia of Religion and Ethics, Vol:4, p.456

[19] https://www.econdolence.com/learning-center/religion-and-culture/protestant christianity/protestant-christianity-custom/ retrieved 25.05.2021

[20] واعظ 7:12

[21] فہیم عیسیٰ، کتاب مقدس میں تصورِ موت اور غمزدوں کی مشاورت، الفا پرنٹنگ پوائنٹ، 2019ء، ص:93,94

[22] Jeffery A.Watson, Looking Beyond, Victor Books, Wheaton,USA,1986,p.20

- **Anchor**: ابتدائی عیسائیت کی علامت ہے cata combs کے فن میں پائی جاتی ہے۔ دیوار کا درخت (Cedar Tree) تقدیس کا مظہر ہے۔ Cross and Anchor ابتدائی عیسائیت کی علامت ہے۔ کراس۔ مصلوب یسوع، مسیح کی موت، ایمان و قیامت کی علامت ہے۔ اسے عیسائی مسیح کی قربانی کی کامل علامت سمجھتے ہیں۔ صنوبر کا درخت غم کی علامت ہے۔ پھول مسیح کی تعظیم کرنے، اس کے علاوہ بلوط کا درخت زیتون کا درخت گلاب یہ سب کسی نہ کسی علامت کے طور پر قبروں پر نقش ہوتے ہیں۔[23]
- **Epitaph**: ایک مردہ شخص کو مخاطب کرنے کے لیے مختصر بیان ہوتا ہے جو اس کی قبر پر لکھا ہوتا ہے اپیٹفس شعر کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ یہ لفظ یونانی جملے اپیٹافیوس سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے "آخری رسومات"۔

عصر حاضر میں پائے جانے والے کتبات صرف نام، تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے ساتھ کچھ یادگاری الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں۔[24]

اِسلام میں احکام قبر

اسلام میں عقیدہ آخرت بنیادی عقائد میں سے ہے۔ زندگی کی حقیقت موت ہے۔ کسی کو اپنی حیثیت یا بڑائی موت سے بچا نہیں سکتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

كُلُّ نفسٍ ذَآئِقَةُ المَوتِ[25]

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔

میت کی عزت و تکریم کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ شہید کے سوا ہر میت کو غسل دینا ضروری ہے۔ غسل کے لیے پردے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ زندہ انسان کی طرح میت کے ستر کو بھی دیکھنا جائز نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق: میت کو بے ستر نہ کریں، پھر ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر اس کا استنجا کرائیں اور بدن پر کہیں نجاست ہو تو اس کو بھی پاک کریں۔ وضو کرائیں، سر اور داڑھی میں بال ہو تو صاف کرنے والی چیز سے دھوئیں، اور پانی میں کافور ملا کر طاق اعداد میں غسل دیں اور غسل داہنی طرف سے دینا شروع کریں۔[26]

---

[23] Christian Symbol on Grave Monuments,TN Gen Web Project, https://www.tngenweb.org/darkside/christian.html retrieved 25.05.2021

[24] https://libraryterms.net/epitaph/ retrieved 04.05.2021

[25] آل عمران، 185

[26] مبارکپوری، عبدالرحمٰن، کتاب الجنائز، فاروقی کتب خانہ، لاہور، ص:25

خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے اور کفن پہنا سکتا ہے۔ بعض علماء نے اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "تمہارا کیا نقصان ہو گا اگر تم مجھ سے پہلے مر و گی تو تمہارے سارے کام میں انجام دوں گا۔ تمہیں غسل دلاؤں گا، تمہاری تکفین کروں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھاؤں گا اور تمہیں دفن کروں گا"۔[27] غسل دینے والا اگر میت میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرے۔

کفن صاف ستھرا اور موٹا ہو تاکہ میت کو ڈھانپ لے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دے۔"[28] کفن تین چادروں پر مشتمل ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین سفید چادروں میں کفنایا گیا تھا جن میں قمیض اور پگڑی نہیں تھی۔ عورت کے لیے کفن میں اگر میسر ہو تو پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں تہ بند، کرتہ، اوڑھنی (سر بند) چادر، لفافہ، ورنہ مجبوری میں ایک کپڑا بھی جائز ہے۔ میت کو خوشبو لگانا مستحب ہے۔ اگر کفن زیادہ میسر نہ ہو تو ایک کفن میں ایک سے زیادہ مردے دفن کیے جاسکتے ہیں۔ کفن قیمتی کپڑے کا نہ ہو کیونکہ یہ بہت جلد مٹی کھا جاتی ہے۔ کفن کے لیے بہترین سفید کپڑا ہوتا ہے۔ کفن میں کپڑا چھوٹا پڑ جائے تو سر ڈھانپ دیں اور پاؤں گھاس وغیرہ سے بھی ڈھانپ سکتے ہیں۔[29]

مسلمان میت کی نماز جنازہ ادا کرنا فرض کفایہ ہے۔ جنازہ کے ساتھ چلنا ایک حق ہے جو مسلمانوں پر باہم ایک دوسرے پر واجب ہے۔ جنازہ تیزی سے لے جانا چاہیے اس طرح چلنا چاہئے جو دوڑنے سے کم ہو۔ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ لے کر جلد چلا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔"[30] ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق واجب ہیں جن میں سے ایک حق اس کے جنازے کے ساتھ چلنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے کوئی نماز جنازہ پڑھی، اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ اس کی تدفین مکمل کر لی جائے تو اس کے لیے

---

[27] محمد بن یزید ابن ماجہ، السنن، دارالسلام، الریاض، 1999ء، حدیث: 1465۔

[28] مسلم بن الحجاج بن مسلم، الجامع الصحیح، دارالسلام، الریاض، 2000ء، حدیث: 2185۔

[29] شفیق الرحمٰن فرخ، موت سے قبر تک، ھدیٰ اکیڈمی، لاہور، ص: 34,33

[30] محمد بن اسماعیل، البخاری، الجامع الصحیح، دارالسلام، الریاض، 1999ء، حدیث: 1315۔

دو قیراط ثواب ہے، ان میں سے ایک قیراط یا ان میں سے چھوٹا قیراط احد کے برابر ہو گا۔"[31] جنازہ کے ساتھ جانے والوں کو جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چلنا جائز ہے لیکن جنازہ سے نہ زیادہ آگے رہنا چاہیے اور نہ زیادہ پیچھے۔ جنازہ کے ساتھ سواری پر سوار ہو کر بھی جانا جائز ہے۔ جنازہ کے ساتھ عورتوں کا جانا جائز نہیں۔ جنازہ میں جو لوگ شریک ہوں ان کو چاہئے جب تک جنازہ کندھے پر سے زمین پر نہ رکھا جائے تب تک نہ بیٹھیں۔ نماز جنازہ کے لیے وضو ضروری ہے۔ نماز جنازہ مسجد کے علاوہ بھی کسی میدان میں بھی پڑھائی جاسکتی ہے۔

قبر کی گہرائی کم از کم میت کے نصف قد کے برابر اور پورے قد کے برابر ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ لمبائی۔ میت کے قد کے برابر ہو جبکہ چوڑائی۔ میت کے نصف قد کے برابر ہو۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ قبر کم از کم میت کے نصف قد کے برابر لمبی اور چوڑی ہونی چاہیے۔ اور پورے ہی قد کے برابر ہو تو زیادہ بہتر ہے اس سے زیادہ درست نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

احْفِرُوا، وَأَوْسِعُوا، وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ، قِيلَ: فَأَيُّهُمْ يُقَدَّمُ ؟، قَالَ: أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا، قَالَ: أُصِيبَ أَبِي يَوْمَئِذٍ عَامِرٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَاحِدٌ۔[32]

کشادہ قبر کھودو اور ایک قبر میں دو دو تین تین آدمی رکھو۔ پوچھا گیا: آگے کسے رکھیں؟ فرمایا: جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔ (ہشام رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میرے والد عامر رضی اللہ عنہ بھی اسی دن شہید ہوئے اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوئے۔

یہ حدیث غزوہ احد کے حوالے سے ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہم زخموں سے چور ہیں اور شہداء کی الگ الگ قبر تیار نہیں کر سکتے۔ اس صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی قبر میں دو دو تین تین کو دفنانے کا حکم دیا۔

قبر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک "لحد" یعنی بغلی اور دوسری "شق" یعنی صندوقی. شق کے اندر کی قبر جائز ہے لیکن لحد افضل ہے۔

[31] محمد بن عیسی، الترمذی، السنن، دارالسلام، الریاض، 1999ء، حدیث :1040۔

[32] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن،، دارالسلام، الریاض، حدیث:3215

- **لحد**: لحد یعنی بغلی قبر وہ ہے کہ لمبائی میں شمالاً جنوباً اور گہرائی میں سیدھا کھودنے کے بعد اس کی گہرائی میں نیچے دائیں جانب مغرب کی طرف ایک گڑھا کھود کر اس میں میت کو رکھا جائے گا اور کچی اینٹوں کی دیوار سے اس لحد کو بند کر دیا جائے گا۔ مٹی جو اس میں سے نکالی گئی تھی وہی اس جگہ کو بھرنے کے لیے استعمال کی جائے گی۔
- **شق**: جہاں زمین قدرے نرم ہو وہاں شق طرز کی یعنی صندوقی قبر کھودنا بہتر ہے۔ اس میں قبر کی لمبائی میں ایک گڑھا نہر کی صورت میں درمیان قبر کھودا جائے گا۔ اس میں میت کو رکھ کر اوپر تختہ لگایا جائے گا اور پھر مٹی ڈالی جائے گی۔ اس میں بھی مٹی وہی استعمال ہو گی جو کہ کھدائی کے وقت اس میں سے نکالی گئی تھی۔[33]

میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا جائے۔ قبر میں اتارنے کے بعد قبر کے پاس لوگ تین تین ہاتھ بھر کر قبر پر مٹی ڈالیں۔ میت کو چارپائی سے اٹھا کر قبر میں رکھتے ہوئے درمیان میں کپڑا ڈال کر مضبوطی سے پکڑیں اور اطمینان سے قبر میں لٹا دیں۔ جنازہِ چارپائی پر موجود میت پر لفافہ چادر دائیں بائیں سے اوڑھا کر اسے تین بند (رسیوں) سے باندھ دیں۔ سر کے اوپر سے، درمیان سے اور پاؤں کے نیچے سے۔ میت قبر میں ڈال کر اسے لکڑی کے تختوں سے ڈھانپ کر گارے سے درزیں بھی بند کر دیں۔ سیم کی وجہ سے شق قبر کو گارے اور کچی اینٹوں کی چنائی کر کے تیار کیا جا سکتا ہے۔ تدفین کے بعد قبر کے پاس دعا کرنی چاہیے۔[34] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا۔[35]

قبر پر بطور نشانی پتھر رکھنا جائز ہے تاکہ قبر پہچانی جائے اور بعد میں وفات پانے والی اہل خانہ کو اس کے قریب دفن کیا جا سکے۔

قبر کو پکا کرنا، اس پر مزار بنانا یا تعمیر کرنا، مساجد بنانا اور ان پر مجاور بن کر بیٹھنا منع ہے۔

قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْه.[36]

[33] امّ عثمان، میر اجینامیر امر نا اللہ رب العالمین کے لیے، الہدیٰ پبلیکیشنز، اسلام آباد، 2020ء، ص:143

[34] شفیق الرحمٰن فرخ، موت سے قبر تک، ص:81

[35] ابو داؤد، السنن، حدیث:5274

[36] مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، حدیث:2245

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ قبر پر چونا لگایا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

قبر میں تدفین کے بعد میت کے پاس سوال وجواب کے لیے دو فرشتے آتے ہیں جن کا رنگ کالا سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں انھیں منکر منکیر کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب میت کو یا تم میں سے کسی کو دفنا دیا جاتا ہے تو اس کے پاس کالے رنگ کی نیلی آنکھ والے دو فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ اور وہ دونوں پوچھتے ہیں: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا۔ وہ (میت) کہتا ہے: وہی جو وہ خود کہتے تھے کہ وہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ دونوں کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا۔ اس کی قبر طول وعرض میں ستر ستر گز کشادہ کر دی جاتی اور اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے: سو جا، وہ کہتا ہے: مجھے میرے گھر والوں کے پاس واپس پہنچا دو کہ میں انہیں یہ بتا سکوں۔ تو وہ دونوں کہتے ہیں: تو سو جا اس دلہن کی طرح جسے صرف وہی جگاتا ہے جو اس کے گھر والوں میں اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ اسے اس کی اس خواب گاہ سے اُٹھائے۔ اگر وہ منافق ہے، تو کہتا ہے: میں لوگوں کو جو کہتے سنتا تھا، وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تو وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا پھر زمین سے کہا جاتا ہے: تو اسے دبوچ لے تو وہ اسے دبوچ لیتی ہے اور پھر اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ اسے اس کی اس خواب گاہ سے اٹھائے۔"[37] قبر میں تمام سوالوں کے جوابات انسان اپنے شعور و عقل سے دیتا ہے۔

مومن آدمی کو قبر میں نعمتیں بھی دی جاتی ہیں جیسے قبر میں اطمینان اور بے خوفی کی کیفیت، جہنم سے بچنے کی خوشخبری، جنت کے بستر اور جنت کے لباس، ستر در ستر ہاتھ قبر کی فراخی، قبر کی تنہائی دور کرنے کے لیے نیک اعمال کی خوبصورت انسانی شکل میں رفاقت، قیامت کے روز ایمان پر اٹھنے کی بشارت اور قیامت تک سکون و آرام کی نیند۔ یہ تمام نعمتیں مومن آدمی کو اس کے نیک اعمال کرنے کی وجہ سے دی جاتیں ہیں۔[38]

---

[37] محمد بن عیسی، السنن، حدیث:1071

[38] اقبال کیلانی، قبر کا بیان، حدیث پبلیکیشنز، لاہور، ص:123

عذابِ قبر بر حق ہے۔ جس کے اعمال برے ہوں گے اس کو اس کے اعمال کے مطابق سزا ملے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَ لَو تَرٰی اِذِ الظّٰلِمُونَ فِی غَمَرٰتِ المَوتِ وَ المَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوٓا اَیدِیہِم اَخرِجُوٓا اَنفُسَکُم اَلیَومَ تُجزَونَ عَذَابَ الہُونِ بِمَا کُنتُم تَقُولُونَ عَلَی اللہِ غَیرَ الحَقِّ وَ کُنتُم عَن اٰیٰتِہٖ تَستَکبِرُونَ[39]

اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہونگے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہونگے کہ ہاں اپنی جانیں نکالو، آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس سبب سے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ جھوٹی باتیں لگاتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔

احکام قبر کا سامی ادیان کی تعلیمات کی روشنی میں موازنہ

اسلام میں واضح طور پر بیان ہے کہ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور موت سے کوئی انسان بھاگ نہیں سکتا۔ اس طرح سے یہودیت میں کئی فرقے ہیں جن میں سے چند فرقے موت تک کی زندگی کو مانتے ہیں، چند موت کے بعد کی زندگی کو نہیں مانتے اور چند فرقے آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اس طرح سے عیسائی بھی موت کی حقیقت کو مانتے ہیں جس کا ذکر انجیل میں بھی موجود ہے۔ اسلام میں انسان کی وفات کے بعد اس کی تدفین نے جلد سے جلد کرنے کا حکم ہے بالکل اسی طرح سے یہودیت و عیسائیت میں بھی چند اصول و ضوابط ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور اسلام کے احکامِ قبر میں بہت سی امور مشترک اور چند امور میں اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا ، قَالَتْ : وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا .[40]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر ایسا ڈر نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھلی رہتی (اور حجرہ میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر بھی مسجد نہ بنالی جائے۔

---

[39] الانعام،93

[40] محمد بن اسماعیل ، الجامع الصحیح، حدیث :1330

بلاد شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی پرستش ہوتی ہے جہاں وہ مجروح ہونے کی حالت میں رکھے گئے تھے۔ مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال قبر پر جمع ہوتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں جبکہ اسلام میں قبر کو سجدہ کرنا سختی سے منع ہے۔

اسلام میں تدفین کے بعد قبر کے اندر کے حالات واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ قبر کے اندر انسان سے سوال وجواب، قبر کی نعمتیں اور عذاب قبر کا ذکر ہے۔ لیکن یہود و نصاریٰ اس برزخی زندگی پر بالکل بھی ایمان نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں کہ مٹی، مٹی سے مل جاتی ہے یعنی کہ انسان مٹی میں دوبارہ لوٹ جاتا ہے اور زندگی کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔ نصاریٰ کے عقیدے کے مطابق مرنے کے بعد روح مسیح علیہ السلام کے **پاس** پہنچ جاتی ہے۔ یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ موت کے بعد جسم کا روح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہتا۔ روح یہوادہ کے پاس چلی جاتی ہے اور بدن خاک میں مل جاتا ہے۔ یہود و نصاریٰ کے یہ عقائد اسلام کی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔[41]

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا اس لیے ان کے اعمال غارت ہو گئے پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔

عیسائیت میں جب لاش کو دفنایا جاتا ہے تو قبر کی شناخت کے لیے اس پر کتبے لگائے جاتے ہیں یا پتھر رکھا جاتا ہے جس پر نام کے علاوہ مختلف قسم کے اشعار لکھے جاتے ہیں اور علامات بھی بنائی جاتی ہیں۔ اس طرح سے یہودیوں میں بھی قبر پر پتھر استعمال کیا جاتا ہے اور یہ تصور سمجھا جاتا ہے کہ پتھر روح کو تسکین دیتے ہیں۔ اسلام میں بھی قبروں کی نشاندہی کے لیے کتبات کا استعمال کیا جاتا ہے جس کا ثبوت ہمیں حدیث سے ملتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات پر ان کی قبر کی نشاندہی کے لیے پتھر کا استعمال کیا تھا۔[42] تاکہ قبر کا نشان باقی رہے، قبر کی بے حرمتی، توہین نہ ہو اور لوگ اسے پامال نہ کریں۔ اس ضرورت کے پیشِ نظر قبر پر حسب ضرورت نام اور تاریخ وفات لکھنے کی گنجائش ہے۔ ضرورت سے زائد لکھنا جائز نہیں جیسے قرآن کی آیات اور کلمہ وغیرہ۔

---

[41] الکھف،105

[42] ابو داؤد، السنن، حدیث:3206

خلاصہ بحث

زندگی اس دنیا میں آنے کا نام اور موت دنیا سے واپسی کا نام ہے۔ اس آنے اور جانے کے درمیان ایک مختصر سا وقت جو ہم سب کو ملا ہے، ہر چیز سے قیمتی ہے۔ اس وقت کا صحیح حق وہی ادا کر سکتے ہیں جو اپنے آغاز اور انجام سے باخبر ہو۔ قبر دنیا کا آخری گھر اور آخرت کے گھر کا پہلا دروازہ ہے۔ موت کے بعد انسان کی برزخی زندگی شروع ہو جاتی ہے قبر میں انسان کے نیک اعمال ہی کام آتے ہیں۔ مال و متاع، عیش و عشرت یہ سب دنیا کا دھوکا ہے انسان اس دنیا میں خالی ہاتھ آتا ہے اور خالی ہاتھ ہی جاتا ہے۔ یہودیت و عیسائیت کے احکامِ قبر سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ موت پر تو یقین رکھتے ہیں لیکن موت کے بعد کی زندگی کا کوئی تصور نہیں ہے اور ساتھ ہی بہت سے غلط عقائد بھی پائے جاتے ہیں جو کہ اسلام میں شرک کے درجہ میں آتے ہیں۔ ان کے نزدیک قبر صرف انسان کو دفنانے اور مٹی میں مل جانے کا نام ہے۔ البتہ تدفین سے قبل کی تمام رسومات غسل، کفن، جنازہ، وغیرہ کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ دنیا عارضی ہے اور ہر انسان کو اس دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ اسلام ایمان کے ساتھ عمل صالح کرنے کا حکم دیتا ہے تا کہ انسان اُخروی زندگی میں سرخرو ہو سکے۔